بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام علیکم

سب سے پہلے تو پیغام دوستوں کا بہت بہت شکریہ کہ مجھے اس فورم پر اس قدر اپنائیت اور پیار دیا۔

میرا خیال یہاں سوال لکھنے کی تو ضرورت نہیں ہے لہذا صرف جوابات پر ہی انحصار کروں گا

جی تو آغاز کرتا ہوں اللہ جی کے نام سے۔ کوشش میری یہ ہے کہ جلد از جلد یہ سلسلہ مکمل کر لوں لیکن اگر

تاخیر ہو جائے تو برا نہ منائے گا

جواب 1:۔ میرا نام ہے سید اطہر زبیر اور یہ نام میرے والد صاحب نے رکھا تھا۔

جواب 2:۔ تاریخ پیدائش ۱۳ جون انیس سو ووووو؟؟؟ جائے پیدائش شہر لاہور

جواب 3:۔ لاہور کے ایک پرائیویٹ سکول سے میٹرک کیا۔

جواب 4:۔ دن کا آغاز فون کے الارم کو بند کرنے سے ہوتا ہے اور بد قسمتی سے فون کا الارم شروع

ہونے سے پہلے خود جاگ چکا ہوتا ہوں۔

جواب 5:۔ بچپن تو بہت مزے کا بسر ہوا میں نے یہاں ایک تھریڈ شروع کیا تھا "بچپن کے کھیل" اس

میں اچھے بیتے دنوں کی کافی باتیں بتائی ہیں سب سے زیادہ میں اپنے قریب ہوں۔

جواب 6:۔ خوابوں پر کچھ حد تک یقین رکھنے لگا ہوں کیونکہ ماں جی کے انتقال کے بعد کچھ ایسے خواب

آئے جن میں ماں جی نے کسی جانب اشارہ کیا اور کچھ دنوں بعد میرا وہ کام ہو گیا۔

صرف خوابوں کی دنیا میں رہ کر زندگی بسر نہیں کی جا سکتی زندگی نام ہے حقیقت کا۔

جواب 7:۔ اتنے سارے سوال ایک جگہ؟؟؟

پسندیدہ پھول موتیا اور رات کی رانی۔ مشروب ستو اور فالسے کا شربت۔ رنگ ہلکا نیلا اور ہلکا سبز۔ لباس

شلوار قمیض۔ کھانا کڑھی چاول، اور ہر قسم کی مچھلیاں، کیوں؟؟؟ کیوں والی بات مجھ سمجھ نہیں آئی۔

جواب 8:۔ بارش اور وہ بارشیں نہیں ہوتیں جو میں نے کیلاش اور کشمیر میں دیکھیں اففففففف غضب کے موسم تھے وہ بادل تو شہروں میں بھی برستے ہیں لیکن وہاں اللہ اکبر ان بارشوں کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا صرف وہی لوگ اندازہ کر سکتے ہیں جنھوں نے وہ بارشیں دیکھی ہوں۔

جواب 9:۔ آتے جاتے موسم اچھے لگتے ہیں کیونکہ اس وقت نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ ہی زیادہ سردی۔

جواب 10۔ کچھ ایسے ایکسیڈینٹ ہیں جو مجھے بار بار یاد آتے ہیں ایک مرتبہ میں ایک گلی سے گزر رہا تھا تو میری بائیک کی پچھلی سیٹ پر ایک اینٹ آ کر گری اگر ایک لمحے کا فرق نہ ہوتا تو وہ میرے سر پر گرتی تھی (میری درخواست ہے ان لوگوں سے جو دیواروں پر کپڑے سکھانے کے لیے ڈال کر ان کے اوپر اینٹیں رکھ دیتے ہیں، وہ بھاری چادروں کو اس طرح اینٹوں کے نیچے دبا کر یہ نہ سوچیں کہ ہوا ان اینٹوں کو گرائے گی نہیں)۔

ایک مرتبہ ہم دوست چترال کے علاقہ ایون سے آ رہے تھے تمام راستے ہم دو دوست گاڑی کے پچھلے ہینڈل پکڑ کر لٹکے رہے اور دوسرے ہاتھ سے تصویریں بناتے رہے گاڑی ایک موڑ پر کچھ اس طرح سے گھومی کے میرا ہاتھ جس سے میں نے گاڑی تھامی ہوئی تھی وہ پھسل گیا لیکن لاشعوری طور پر دوسرے ہاتھ سے یکدم گاڑی تھام لی ورنہ بہت گہرائی میں جا گرتا جہاں دریائے چترال مجھ ویلکم کہنے کے لیے بے تاب تھا۔

جواب11:۔ Slow move and win the race۔

جواب12:۔ طرزِ گفتگو۔

جواب13:۔ اپنے میدان میں ماہر ہو کر بھی گردن میں سریا نہ ہونا، مطلب بہت کچھ ہو کر بھی مغرور نہ ہونا اور دوسروں کو اپنے علم میں سے بانٹتے رہنے کے لیے تیار رہنا، اس کا زندہ و جاوید کردار میرا دوست دانش رحمان ہے جسے میں گزشتہ 20 سال سے صرف بانٹتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

جواب14:۔ لفظ دوست صرف چار حرف نہیں بلکہ چار الفاظ کا مجموعہ ہے

"د" دردمند۔ "و" وفادار۔ "س" سچا۔ "ت" تابعدار۔

سو دوست وہی ہوگا جو ان الفاظ کے معیار پر پورا اترتا ہو کیونکہ دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا۔

جواب15:۔ اس کا جواب زیادہ تر لوگ یہ دیتے ہیں کہ احساس کے بغیر انسان جانور ہے جبکہ میں سمجھتا ہوں یہ جانوروں کی توہین ہے، کیونکہ جانوروں میں انسان سے کہیں زیادہ احساس ہوتا ہے سو میرے نزدیک احساس کے بغیر انسان ایک پتھر ہے جس پر کسی کے دکھ، آنسوؤں، آہ و بکا کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

جواب16:۔ نفرت کرنی تو انسان کے عمل سے چاہیے لیکن جو فرد برے عمل کو نہ چھوڑے تو پھر آہستہ آہستہ یہ نفرت انسان کی ذات تک منتقل ہو ہی جاتی ہے۔

جواب17:۔ حساس تو میں پہلے بھی تھا لیکن "ماں" جی کے گزر جانے کے بعد مزید ہو گیا ہوں۔

؎ نہ میں باہر سے شکستہ نہ اندر سے سلامت الٰہی مجھ کو جینے کی ادا کیوں نہیں آتی

حساس ہونا اچھی بات ہے جو فرد دوسروں کے غموں دکھوں کا احساس نہ کر سکے اس میں اور پتھروں میں کوئی خاص فرق نہیں رہ جاتا۔

نہیں ضروری نہیں کہ حساس افراد کمزور رہوں کیونکہ دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ اپنی قوموں کی بدحالی او

پسماندگی پر سب سے پہلی آوازیں حساس لوگ ہی اٹھاتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ کو ہی لے لیجے اُن کی حساس طبیعت نے ہی برصغیر کے مسلمانوں میں آزادی کی روح پھونکی، فیض احمد فیض، حبیب جالب حساس ہونے کے باوجود اتنے نڈر تھے کہ ہر فوجی و جمہوری ڈکٹیٹر کے خلاف آواز بلند کرتے رہے۔ سو میں تو کہوں گا کہ حساس فرد ایسا خاموش سمندر ہے جس کے سینے میں کئی جوار بھاٹے موجزن ہوتے ہیں اور وہ جب ایک فیصلہ کر کے اٹھاتا ہے تو وہ وقتی نہیں ہوتا بلکہ حتمی نتائج کے حصول تک لڑتا رہتا ہے۔

جواب 18:۔ میں ہمہ وقت مصروف رہنے والی طبیعت کا مالک ہوں جس کی وجہ سے میرے کئی مشاغل رہے، مجھے پھول پودے لگانے اُن کی پرورش کا شوق تھا، پرندے پالنے کا شوق تھا جو اب بھی ہے لیکن مناسب جگہ نہ ہونے کی وجہ سے فلحال رکا ہوا ہے۔ پامسٹری کا شوق تھا اور الحمد للہ اس پر مجھے اتنا عبور ہے کہ آنکھیں بند کر کے مختلف افراد کے ہاتھ تھام کر اُن کی عادات و خصلیات کے بارے میں بتا سکتا ہوں لیکن حلقہ احباب کم ہو جانے کی وجہ سے یہ بھی ختم گیا ہے۔ شطرنج کھیلنے کا شوق ہے جو ابھی جاری ہے کیونکہ جس دوست کے ساتھ سب سے زیادہ کھیلا کرتا تھا وہ بھی سعودیہ میں ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھار محفل جم جاتی ہے۔ تازہ ترین شوق کمپیوٹر پر شاعری وغیرہ ڈیزائن کرنا ہے جو آپ احباب کی رہنمائی میں پروان چڑھ رہا ہے۔ اور میری شاعری سے تو آپ لوگ آشنا ہی ہیں لیکن اسے میں شوق کے زمرے میں نہیں لیتا کیونکہ شاعری شوق نہیں ہوا کرتی یہ تو فرد کے اپنے اوپر گزرنے والے حالات و واقعات کے تحت دل میں ابھرنے والے خیالات و جزبات ہوتے ہیں جو الفاظ کی صورت میں ادا ہوتے ہیں۔ سب سے پسندیدہ مشغلہ تو اب پیغام پر گپیں لگانا ہی رہ گیا ہے :)۔

جواب 19:۔ نہیں میں زیادہ تر کام مشورہ کر کے کرتا ہوں۔

جواب 20:۔ ہاں اب ایک خواہش جنم تو لے چکی ہے دیکھیں پوری ہوتی ہے کہ نہیں (معزرت چاہوں گا اسے میں یہاں شیئر نہیں کر سکتا)

جواب 21:۔ محبت کے لیے دوستی ہونا ضروری ہے بلکہ محبت شروع ہی دوستی سے ہوتی ہے۔ اور جہاں تک سوال رہا کیا ہے؟؟؟ تو یہ صرف اور صرف قربانی اور کمپرومائز ہے یا تو آپ خوشی سے قربانی دیتے رہے یا پھر جس کو چاہتے ہیں اس کی عادات وخصلیات سے کمپرومائز کر لیں محبت میں واپس محبت ملنے کی توقع نہ کریں۔

جواب 22:۔ دل کے رشتے بن جاتے ہیں کیونکہ بنانے کے چکر میں بہت مشکل ہے کہ آپ دوسرے کے معیار پر پورا اترنے کی کوشش کریں اور کامیاب ہو جائیں لہٰذا میرے نزدیک دونوں جانب کے افراد ایک دوسرے میں کچھ کشش سی محسوس کرتے ہیں اور یہ رشتے بن جاتے ہیں۔

جواب 23:۔ خامی، خوبی ۔۔۔۔۔۔ اس بارے میں بتانے سے پہلے میں ایک واقع سناتا ہوں

میں ایک آرمی آفیسر کا ہاتھ دیکھ رہا تھا ان کے بارے میں بتایا کہ آپ میں یہ خوبی ہے کہ اپنے فیصلے خود کرتے ہیں، یہ خوبی ہے کہ حالات کے آگے جھکتے نہیں، یہ خوبی ہے کہ اپنے راز کسی سے شیئر نہیں کرتے، جو فیصلہ کر لیتے ہیں اس سے پیچھے نہیں ہٹتے، وغیرہ وغیرہ

میری باتیں سننے کے بعد وہ صاحب بولے اطہر صاحب یہ تو آپ نے خوبیاں ہی خوبیاں بتا دیں میری خامیوں پر بھی روشنی ڈالیں ان کی یہ بات سن کر نہ صرف ان کے کولیگ بلکہ میرے دوست بھی سوالیہ نظروں سے مجھے دیکھنے لگے کہ اس نے تو خوبیاں ہی خوبیاں بیان کر دیں اب خامیاں کہاں سے نکالے گا؟؟؟ ۔۔۔ ان کی یہ بات سن کر میں مسکرایا اور کہا جناب ضروری نہیں کہ جو چیز آپ کے لیے خوبی ہے وہ دوسرے کے لیے بھی خوبی ہو ان باتوں کو کسی اور فرد کی نقطہ نظر سے دیکھنا شروع کر دیں تو وہ شاید آپ کے بارے میں یہ کہے گا کہ آپ بہت خود سر ہیں کسی کی بات نہیں مانتے، کسی سے مشورہ کرنا پسند نہیں کرتے خود کو ہی عقل کل سمجھتے ہیں، ایسی انا کس کام کی کہ ٹوٹ جائیں پر جھکیں نہیں بندے کو حالات کے تحت مولڈ ہو جانا چاہیے، آپ بہت "گھنے" ہیں بات دل میں رکھتے ہیں کسی پر اعتبار نہیں